ہر گل ہر شجر میں اسم محمد

محمد فیض احمد اویسی رضوی

اداره تالیفات اویسیه

0321-6820890
0300-6830592

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! اس رسالہ میں فقیر چند نمونے عرض کرے گا۔ ہر شئے میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی مکتوب ہے بعض مواقع پر اہل ایمان کے ایمان کی تازگی کیلئے اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے اِسے ظاہر بھی فرمادیتا ہے۔ اسکے متعلق قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

سنریهم أیتنا فی الافاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق اولم یکف بربك انه علیٰ کل شیٔ شهید (پ:۲۵) ہم عنقریب اُن کو اپنی نشانیاں ان کے گردونواح میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ اُن پر ظاہر ہوجائے گا کہ یہ قرآن حق ہے، کیا آپ کے ربّ کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے۔

فائدہ...... صاحبِ روح البیان نے اِنَّہٗ کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ فقیر تفسیر روح البیان سے نقل کرتا ہے تاکہ موضوع مسئلہ واضح تر ہوجائے۔ صاحبِ روح البیان نے لکھا ہے کہ سَنُرِیْهِمْ بہت جلد ہم ان کافروں یعنی قریش مکہ کو دکھائیں گے اٰیٰتِنَا اپنی آیات جو قرآن کی حقیقت پر دلالت کرتی ہیں اور خود بتاتی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہیں۔ فِی الْاٰفَاقِ زمانہ بھر میں اٰفَاقِ افق کی جمع ہے۔ نواحی ارض کا کوئی کنارہ آفاق السماء سے بھی یہی مراد ہوتی ہے۔ یعنی آسمان کے کناروں میں سے کوئی کنارہ یعنی آفاق وہ انسان سے باہر ہے یعنی از عرش تا فرش جسے عالم کبیر کہا جاتا ہے۔ انفس وہ جو انسان میں ہے اسے عالم صغیر کہتے ہیں یعنی ہر انسان مستقل ایک عالم ہے۔

فائدہ...... آفاق سے آیات آفاقیہ مراد ہیں وہ جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنے والے حوادث کی خبر بخشی ہے جیسے روم کا ایک عرصہ میں مسلمانوں کے قبضہ میں آنا اور فارس پر غلبہ پانے کی خبر ایسے ہی زمانہ ماضی میں واقعات کی خبریں ایسے مضبوط طریقے سے خبر دی جو بالکل حقیقت کے عین مطابق تھیں۔ بال برابر کا فرق نہ تھا جسے جملہ مورخین نے تسلیم کیا حالانکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّی تھی نہ آپ نے کسی سے پڑھا نہ لکھنا سیکھا نہ ہی پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ نشست برخاست فرمائی اور وہ واقعات بھی مراد ہوسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے نائبین کو فتوحات بخشیں جنہیں دنیا والوں نے دیکھا کہ آپ کے غلام مشارق و مغارب کے ممالک پر چھا گئے یہ آپ کے معجزات میں تھا ورنہ عالم دنیا میں ایسی مثالیں نہیں ملتیں

کہ کسی سربراہ کے جانشین اتنی جلدی مشارق ومغارب کے ممالک پر چھا گئے ہوں۔ وَفِیۡ اَنۡفُسِہِمۡ اوران کے نفوس میں یعنی وہ جو اہل مکہ میں ظاہر ہوا مثلاً ان کا قحط میں مبتلا ہونا اوران کا خوف میں پڑنا اور جو انہیں یوم بدر اور یوم فتح مکہ قتل ومقہوریہ نصیب ہوئی اور تاریخ گواہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے مکہ معظمہ کی فتح کسی کو نصیب نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے مکینوں کو کسی نے قتل کیا اور نہ ہی قیدی بنایا۔

فائدہ......بعض نے کہا آفاق سے اَقۡطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یعنی سورج، چاند، ستارے اور جو اُن پر مرتب ہوئے جیسے رات، دن اور روشنی اور سائے اور ظلمات اور انگوریاں اور نہریں وغیرہ مراد ہیں اور انفس سے وہ لطیف صنعت و بدیع حکمت مراد ہے جو ظلمات الارحام میں جنین کی تکوین اور اعضائے عجیبہ اور تراکیب غریبہ پیدا فرمائیں۔ جیسا کہ فرمایا کہ وَفِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ تو کیا تم اپنے نفسوں میں نہیں دیکھتے؟ مقدمہ اتنا طویل مضمون کا حامل نہیں صرف تبرک کے طور پر آیت کا مختصر مضمون بیان کر کے ایک عام واقعہ بمطابق آیۃ مذکورہ کو پیش کر کے موضوع کو آگے بڑھاؤں گا۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیہ وسلم

علیٰ نبیہ الکریم الامین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۹ ذیقعد ۱۴۲۸ھ

بروز منگل قبل اذان العصر

چاند کا ٹکڑا گرنے سے جھیل بن گئی

بھارت میں ایک غیر معمولی نوعیت اور روایات کی جھیل دریافت کی گئی ہے جس کا نام لونار ہے۔ مذہبی اور روائتی داستانوں کے مطابق ہندوؤں کے قدیمی چار زمانوں میں سے ست یگ کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔ داستان میں اسے دیراج تیرتھ لکھا گیا ہے۔ اس داستان میں ہے کہ ایک ظالم دیولوانا سورنامی اس جھیل کے مضافات میں رہتا تھا۔ وہ بہت مغرور ظالم اور شیطان تھا اور دیوی دیوتاؤں کے متعلق بہت بکواس کیا کرتا تھا۔ دیوتاؤں نے دشنو بھگوان سے التجا کی کہ اس ظالم سے چھٹکارا دلایا جائے۔ دشنوایک خوبصورت اور طاقتور جوان تھا۔ اس نے ایک ہی وار میں اس ظالم کا کام تمام کر کے اس کی دو بہنوں پر قبضہ کر لیا جس مقام پر یہ لڑائی ہوئی تھی وہاں دونوں کی زور آزمائی سے زمین میں گڑھا بن گیا۔ جو بعد میں پانی بھرنے سے جھیل کی شکل اختیار کر گیا۔ چنانچہ اسی لوانا سور کے نام پر جھیل کا نام لونار رکھا گیا۔

حال ہی میں بھارت کے ماہرین علم الارض نے واشنگٹن کے پروفیسر فریڈرک سن کی ہمراہی میں اس تمام علاقے کا تفصیل کے ساتھ سائنسی معائنہ کیا ہے ان کا خیال ہے کہ شہاب ثاقب کے ایک بہت بڑے پتھر کے گرنے سے ہی گڑھا پڑ گیا تھا جو بعد میں جھیل بنا۔ دنیا بھر میں بھارت کی پہاڑی چٹانوں میں واقع بے مثال اور واحد جھیل ہے جو کرۂ ارض پر اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ یہ گڑھایا جھیل ۱۸۰۰ میٹر قطر میں ہے اور گولائی کی شکل رکھتی ہے اور اس میں ۷۰ میٹر گہرا پانی ہے اس کے اردگرد زمین کی عام سطح سے ۲۰ میٹر بلند گھیرا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ یہ گڑھا شہاب ثاقب کے گرنے سے پڑا ہے۔ اس گھیرے کے آس پاس شیشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پائے جاتے ہیں جو ۱۰ سے ۱۵ سینٹی میٹر جسامت کے ہیں۔ یہ ٹکڑے اپالو کے خلابازوں کے چاند سے لائے ہوئے نمونوں سے عین مطابقت رکھتے ہیں۔ سائنس دانوں کے ایک محتاط اندازے کے مطابق شہاب ثاقب گرنے سے پیدا شدہ یہ گڑھا دنیا میں تیسرا بڑا گڑھا ہے جو ۶۰ میٹر قطر کے بہت بڑے پتھر کے گرنے سے پڑا۔ اس پتھر کا وزن دس لاکھ ٹن تھا جو آج سے کوئی پچاس ہزار سال پہلے یہاں گرا۔ اس سے زمین پر دھماکے کی طاقت چھ میگاٹن بم کے برابر ہوگی۔

اسم اقدس آسمان پر

ہم نے روزنامہ زمیندار لاہور اور دیگر اسلامی اخبارات میں پڑھا کہ ۵ شعبان ۱۳۴۵ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۲۷ء کو مغرب کے بعد آسمان پر ستارے اس طرح اکٹھے ہوگئے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک **(محمّد)** لکھا ہوا نظر آیا۔ سینکڑوں آدمیوں نے مختلف مقامات پر الٰہ آباد، جبل پور سکھر وغیرہ میں یہ نظارہ آدھے گھنٹے تک دیکھا۔ یہ خبر روزنامہ اخباروں نیز اسلامی اخباروں میں بھی نہایت آب وتاب کے ساتھ شائع ہوئی۔ اسم اقدس کے اس اعجاز کا چرچا مدت تک ہمارے ملک (ہندوستان) میں رہا۔

مولانا ظفر علی خان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک نظم میں مندرذیل شعر میں بھی کہا تھا ؎

ستارہ کو وہ قلم مستعار دیتے ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب اسلام اور عقلیات میں یہ الفاظ درج ہیں۔

راقم نے بعض مقامات سے اس کی تصدیق کرائی ۴۶ اشخاص کے نام ولدیت، سکونت، دستخط ونشان انگوٹھا راقم کے پاس موجود ہیں جن میں بہت سے ہندو بھی ہیں۔ (نقوش رسول نمبر ۳ جلد ۹)

مچھلی کی گردن پر نامِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سیرۃ حلبیہ میں ہے کہ مچھلی کی گردن پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بائیں دائیں جانب...... اسی میں ہے کہ ایک شخص نے مچھلی کا شکار کیا اس مچھلی کی دائیں طرف لکھا تھا لا الہ الا اللہ اور بائیں طرف لکھا تھا محمّد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص نے کہا کہ میں نے مچھلی کو قید میں رکھنا پسند نہ کیا اس کا احترام کرتے ہوئے اسے دریا میں چھوڑ دیا۔ (سیرۃ حلبیہ)

مچھلی کے کان پر نامِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بحر مغرب میں ایک شخص نے مچھلی پکڑی اس کا رنگ سفید تھا اور قد ایک بالشت۔ اس کے ایک کان پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ دوسرے پر لکھا تھا محمّد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پھر اس نے اس مچھلی کو احتراماً دریا میں چھوڑ دیا۔ (سیرۃ حلبیہ)

بادل پر نامِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسی سیرۃ حلبیہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طبرستان میں کچھ لوگ ایسے تھے جو لا الہ الا اللہ کے قائل تھے لیکن محمّد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہیں مانتے تھے۔ ایک دِن سخت گرمی میں ان کے سروں پر بادل چھا گیا بادل سفید اور سخت گہرا تھا رفتہ رفتہ ان کی بستی پر آ گیا زوالِ سورج کے وقت قلمِ قدرت سے اس پر صاف لکھا دیکھا گیا لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسے تمام لوگوں نے دیکھا بلکہ تا عصر برابر تمام لوگ دیکھتے رہے اس جیسی ہدایت سے ان لوگوں پر ایسا اثر ہوا کہ سب نے توبہ کی اور پکے مسلمان ہو گئے بلکہ اس مشاہدہ کو دیکھ کر بیشمار یہودی ونصرانی مسلمان ہو گئے۔

کیڑے پر نامِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسی سیرۃ حلبیہ میں انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا اس کی چونچ میں ایک سبز بادام تھا اس نے ہماری مجلس میں پھینک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بادام اُٹھا کر دیکھا تو اس میں ایک سبز کیڑا تھا جس پر پیلے رنگ سے لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خزانہ تہائی پر نامِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دو یتیم بچے جن کے خزانے کو محفوظ رکھنے کیلئے حضرت خضر (علیٰ نبینا وعلیہ السلام) نے دیوار بنائی تھی وہ خزانہ سونے کے تختے پر تھا اس پر الفاظ لکھوائے: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم عجبت لمن ایقن بالقدر ثم ینصب ای یتعب عجبت لمن ذکر النار ثم یضحك عجبت لمن ذکر الموت ثم غفل لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ اس سے تعجب ہے جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر دنیوی اُمور کیلئے مشقت اُٹھاتا ہے تعجب اس پر ہے جو دوزخ کا ذکر کرتا ہے لیکن ہنستا رہتا ہے اس پر تعجب ہے جو موت کو یاد کرتا ہے لیکن اس سے غافل ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مبارک نام

اعجاز کلاتھ ہاؤس صادق بازار رحیم یار خان میں بجلی کے کرنٹ سے آگ لگ گئی۔ پلگ میٹر، تاریں لکڑی وغیرہ سب جل کر خاکستر (راکھ) ہوگئے مگر اوپر لٹکا ہوا ایک کتبہ جس پر یا اللّٰہ ۔ یا محمّد (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا جلنے سے محفوظ رہا اور اس پر آگ نے بالکل اثر نہ کیا، یہ دیکھ کر لوگوں پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ (ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ)

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ...... اس واقعہ سے اہلسنّت کی حقانیت کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یا محمد۔ یا رسول اللہ لکھنا پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ہماری پکار سنتے جانتے اور حاضر و ناظر ہیں۔

بقلمِ قدرت

راولپنڈی ...... ایک مقامی ہوٹل کی انتظامیہ اس وقت ششدر رہ گئی کہ جب اہم شخصیتوں کیلئے رکھے گئے مالٹوں میں سے ایک مالٹے پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام **محمّد** لکھا ہوا دیکھا گیا۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے اس مالٹے کو جس پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا تھا، بطورِ تبرک محفوظ کر لیا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور۔۳ جنوری)

قائد آباد ...... آستانہ عالیہ گنجیال شریف کے سجادہ نشین پیرزادہ محمد عطاء اللہ شاہ گیلانی جوہر آباد میں ملک محمد اسلم وہیر کی کوٹھی کے لان میں بیٹھے تھے اتفاق سے ان کی نظر پودے کے ایک ایسے پتے پر پڑی جس پر واضح طور پر لفظ **محمّد** لکھا ہوا تھا۔ پیرزادہ نے وہ پتہ توڑ کر محفوظ کر لیا اور اپنے ساتھ لے آئے۔ دربار شریف میں لوگ اس پتے کی زیارت کیلئے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ پیرزادہ محمد عطاء اللہ شاہ گیلانی نے خوشبو کے تیل میں بھگو کر اس پتے کو محفوظ رکھنے کیلئے فریم کرا لیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت۔۲۵ فروری)

مرکزی دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام ...... ایک عقیدت مند حاجی محمد نواز کے لڑکے ملک غلام حسین ایکسائز انسپکٹر نے عطیہ کے طور پر کچھ بینگن بھیجے، جن میں سے ایک پر اسم مبارک **اللّٰہ و محمّد یا محمّد** عربی رسم الخط میں، دوسرے پر **محمّد** اُردو رسم الخط اور تیسرے پر **گنبدِ خضریٰ** کا نقشہ مبارک موجود تھا۔ اس کا اِظہار ہوتے ہی زائرین کا تانتا بندھ گیا۔ (قاری غلام محمد خان قادری مجددی اٹک)

منڈی کالیکی (غالباً شہر کا نام کاموکی منڈی) ...... ایک دوست محمد الطاف نے بازار سے کچھ بادام خریدے، وہ باداموں کو توڑ کر کھا رہا تھا کہ اچانک اسے ایک مغز (گری) پر کچھ سیاہی نظر آئی جب اس نے غور سے دیکھا تو نام محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بقلمِ قدرت رقم تھا۔ (حافظ شفقات احمد نقشبندی منڈی کالیکی)

واہ کینٹ (مکان نمبر ۲۴/۱۹E) ...... ایک پھولدار درخت کے تنے پر زمین سے چار فٹ اوپر بقلمِ قدرت **اللّٰہ و محمّد** (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھا ہوا ظاہر ہوا۔ جس کا بکثرت لوگوں نے نظارہ کیا۔ (محمد غضنفر بھٹی۔ واہ کینٹ)

دشمنوں کے گھر میں چرچا محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

انجامینا (انٹرنیشنل ڈیسک) چاڈ کے دارالحکومت کی ایک غریب بستی میں پیدا ہونے والا بچہ ذرائع ابلاغ، علمائے دین اور ملک کے ارباب بست وکشاد کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ☆ بچے کے ایک بازو پر بڑے ہی صاف اور واضح حروف میں دوبار **محمّد ۔ محمّد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تحریر ہے ☆ بچہ ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوا ہے اس کی والدہ جوزیفائن مورمال ایک امیر خاندان میں گھریلو ملازمہ ہے۔ باپ تھامس ندو بادی بلدیہ کا سابق ملازم ہے اور آجکل بے روزگار ہے ☆ صدر جمہوریہ کرنل ادریس اور چاڈ چرچ کے لارڈ بشپ موسیو چارلس بھی اس بچے کی زیارت کر چکے ہیں ☆ اخباروں اور ٹیلی ویژن نے بچے کے بارے میں خصوصی مضامین شائع اور نشر کیے ہیں اور بچے کو **طفل معجزہ** قرار دیا ہے ☆ بچے کی پیدائش گھر میں ہوئی ☆ زچگی کے دوران والدہ کو قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہوئی حالانکہ اس دوران زچہ کو دائی وغیرہ بھی میسر نہیں تھی ☆ پیدائش کے بعد مسیحی کالونی میں یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی ☆ جب اس کا شہرہ دینی حلقوں تک پہنچا تو انجامینا کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور امام شیخ حسن حسین کی قیادت میں علماء کا ایک وفد خبر کی تصدیق اور اطمینان کیلئے بچہ کے گھر گیا ☆ کچی اینٹوں سے بنا ہوا یہ مختصر سا مسیحی گھرانہ زائرین سے بھر گیا اور ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہنے لگا۔ ملک کی بہت بڑی مسلم تنظیم اسلامی کمیٹی نے ایک بہت بڑی تقریب منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس میں بچے کا نام رکھا جائے گا۔ کمیٹی نے اس تقریب کیلئے ملک بھر کے عوام سے عطیات کی اپیل کی ہے ☆ دوسری طرف مسیحی حلقوں نے تقریب پر اعتراض بھی کیا ہے مثلاً بچے کے ایک رشتہ دار کا کہنا ہے کہ اس سے کیا ہوتا ہے کہ بچے کے بازو پر اسم محمد مکتوب ہے، ہمیں یہ بات بچے پر چھوڑ دینا چاہئے، بڑا ہو کر وہ اپنے لئے جو چاہے چُن لے۔ بچے کے ایک اور قریبی رشتے دار نے بچے کو نام دینے کی تقریب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بہرحال بچے کے والدین تو عیسائی ہی ہیں۔ اس سماجی و دینی مشکل کا حل کیا نکلتا ہے، یہ ایک علیحدہ بحث ہے، البتہ بچے کے والدین بے انتہا خوش ہیں اور ان کے محسنوں نے بچے کے نام پر بنکوں میں اکاؤنٹ کھلوا دیئے ہیں۔ (روزنامہ خبریں لاہور۔ ۱۹ اکتوبر ۹۲ء)

بادل وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہوا نظر آیا

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ آیا جس کی چونچ میں ایک بادام تھا۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بادام پھینک کر چلا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ بادام اُٹھایا اس پر زرد رنگ سے **لا الہ الا اللہ** لکھا ہوا تھا۔

☆ علامہ علی بن برہان حلبی نے نقل کیا ہے کہ طبرستان کے ایک حصے میں کوئی قوم آباد تھی۔ جو **لا الہ الا اللہ** کی قائل تھی لیکن **محمّد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہیں مانتی تھی۔ ایک دِن سخت گرمی میں ان کے سروں پر بادل چھا گیا بادل سفید اور سخت گہرا تھا رفتہ رفتہ ان کی بستی پر آ گیا۔ زوالِ سورج کے وقت قلمِ قدرت سے اس پر جلی حروف میں لکھا دیکھا گیا **لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ قلم کا نوشتہ نمازِ عصر تک باقی رہا اور اس ہدایت نامے کو پڑھ کر ساری بستی مسلمان ہوگئی۔ (سیرت حلبیہ)

☆ بعض مورخین نے بلادِ خراسان کے اس بچے کا حوالہ نقل کیا ہے جس کے ایک کندھے پر **لا الہ الا اللہ** اور دوسرے پر **محمّد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھا تھا۔

☆ کچھ حضرات کا بیان ہے کہ ہم نے افریقہ میں ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھ کی سفیدی میں نیچے کی جانب **محمّد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

☆ ۱۷۶ھ میں ایک بکری کے بچے کی پیشانی پر صاف الفاظ میں لفظ **محمّد** لکھا ہوا پایا گیا۔

☆ شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب **الواقع الانوار**، باب قواعد الشادۃ الصوفیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے علاماتِ نبوت سے ایک عجیب چیز کا مشاہدہ کیا کہ ایک آدمی میرے پاس ایک بکرے کے بچے کا سر لایا جس کا گوشت وہ بھون کر کھا چکا تھا اس کی پیشانی پر قلمِ قدرت کا نوشتہ موجود تھا **لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

☆ امام المحدثین زبیری فرماتے ہیں کہ میں ہشام بن مالک کے پاس جانے کیلئے گھر سے نکلا۔ بلقاء پہنچا تو ایک پتھر دیکھا جس پر عبرانی زبان میں کچھ لکھوا ہوا تھا یا لکھا ہوا پایا۔ ایک عبرانی جاننے والے بزرگ کو دکھا کر پوچھا کہ کیا تحریر ہے وہ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ یا اللہ تیرے نام سے شروع کرتا ہوں۔ حق آپ کے ربّ کی طرف سے عربی زبان میں آ گیا ہے۔

☆ **مولوی نور احمد چشتی** صاحب نے ایک کتاب ۱۸۶۹ء میں لکھی تھی جس کا نام تھا **تحقیقات چشتی المعروف تاریخ لاہور۔** اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۰۳ پر لکھا ہے کہ اکبر کے عہد میں حاجی محمد جمیل صاحب ایک پتھر مکہ سے لاہور لائے تھے جس پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک کندہ ہے۔۱۲ ربیع الاوّل کے دن اس پتھر سے خوشبو آتی ہے یہ پتھر لاہور میں حضرت مادھولال حسین کے مزار واقع باغبانپورہ سے چند گز کے فاصلے پر واقع ایک گھر میں موجود تھا۔

☆ **سری نگر** مقبوضہ کشمیر میں ایک زیارت گاہ **حضرت بل** کے نام سے مشہور ہے۔وہاں شیشے کے ایک صندوقچے میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو موئے مبارک رکھے ہوئے ہیں۔ ہر جمعہ کو مسلمان اس کی زیارت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بار صندوق کو میدان میں رکھا گیا تو دھوپ پھیلی ہوئی تھی کہ اچانک بادل گھر آیا اور صندوقچے پر سایہ کردیا۔صندوقچہ اندر لے گئے تو بادل آناً فاناً غائب ہوگئے اور دھوپ نکل آئی۔

فائدہ...... یہ سارے واقعات مستند کتابوں میں موجود ہیں اور افسانہ طرازیاں نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ قدرت ہمیں ہر طریقے سے یہ بتاتی ہے کہ اصل کیا ہے اور نقل کیا؟؟؟ ہم اپنی آنکھیں بند کرلیں تو اس میں قصور ہمارا ہے نہ کہ کسی دوسرے کا۔

☆ **گزشتہ** دنوں یہ خبر پڑھنے کو ملی کہ عیدالفطر کے موقع پر راولپنڈی کے ایک شہری نے صدر پاکستان کو ایک بکری تحفے کے طور پر دی جس پر عربی رسم الخط میں **اسم محمد** لکھا ہوا تھا۔

☆ **قبل ازیں** چند ماہ بیشتر خیر پور ناتھن (سندھ) میں ایک بکری کے بچے پر **اسم محمد** لکھا ہوا پایا گیا۔تھوڑے دِنوں کی بات ہے کہ مانسہرہ میں ایک شخص نے ایک بینگن کاٹا جس کے اوپر **اللہ** اور بیچ میں **اسم محمد** لکھا ہوا تھا۔

ایسے واقعات و مشاہدات نئے نہیں بلکہ کتابوں واخباروں میں بھی موجود ہیں۔ایسے واقعات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی پاک،شاہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقانیت کو خود خداعزّ وجل بھی تسلیم کرواتا رہتا ہے۔

ازالہ وہم ...... بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ محض خوش عقیدگی ہے اور دُرست نہیں۔آیئے دیکھیں تاریخ اسلام سے ہمیں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں صرف چند ایک کا تذکرہ پیش ہے:۔

☆...... سابقہ دور میں ......☆

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ اسلام لانے سے پہلے آپ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی علامات کا مشاہدہ کیا تھا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہاں! میں ایک دن درخت کے سائے میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس کی ایک شاخ جھکی اور میرے سَر سے مل گئی۔ میں حیران ہوا۔ پھر اچانک میرے کانوں میں یہ آواز آئی: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت میں ظاہر ہوں گے۔ آپ سب سے پہلے ان کی تصدیق کی سعادت حاصل کریں۔

☆ تاریخ میں آیا ہے کہ بعض لوگ ایک جزیرہ میں پہنچے جہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کے ہر پتے پر قلمِ قدرت نے واضح وخوشخط حروف میں یہ کلمہ تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ پہلی سطر میں **لا الہ الا اللہ** دوسری سطر میں **محمد رسول اللہ** اور تیسری سطر میں **ان الدین عند اللہ الاسلام**۔

☆ کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے ایک گاؤں میں ایک گلاب کا پودا دیکھا جس کے پھول سیاہ رنگ کے تھے اور پھول کی ہر پنکھڑی پر سفید حروف میں لکھا تھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

☆ ابن مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرح بردہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک درخت کے پھول پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے:

براۃ من الرحمٰن الرحیم الیٰ جنات النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆ بعض مؤرخین نے بھی نقل کیا ہے کہ ہم نے بلادِ ہندوستان میں ایک درخت دیکھا جس کا پھل بادام کے برابر تھا اور اس پر دو چھلکے تھے، اوپر کا چھلکا اُتارنے پر اندر سے ایک سبز رنگ کا پتا نکلتا ہے جس پر خوش خط **کلمہ طیبہ** لکھا ہوا پایا گیا۔

☆ ۸۰۹ھ میں انگور کا ایک ایسا دانہ دیکھا گیا جس کا بے شمار لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ اس دانا انگور پر قلمِ قدرت نے واضح لفظوں میں **محمد** لکھا تھا۔

☆ ایک شخص نے ایک مچھلی پکڑی جس کے ایک بازو پر کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** درج تھا۔

مندرجہ ذیل مکتوبات ہم نے رسالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے بطور نمونہ نقل کیے ہیں۔ تفصیل مطلوب ہو تو دیکھئے فقیر کی ضخیم تصنیف **شہد سے میٹھا نامِ محمد** اور رسالہ **برکات اسم محمد** دونوں مطبوعہ ہیں۔

☆...... مکتوبات ......☆

☆ **حکیم صوفی محمد یعقوب** بمقام ملپور کانگڑہ آزاد کشمیر تحصیل بھمبر ضلع میرپور سے بعنوان رضائے مصطفےٰ تیرا شکریہ رقم طراز ہیں کہ میں نے رضائے مصطفےٰ کا ایک مضمون کیا برکتیں ہیں دیکھو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نام میں پڑھا اور مذکورہ طریقہ معلومہ پر عمل کیا تو اللہ کریم نے اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے پانچ بیٹیوں کے بعد پہلے بھی ایک بیٹا عطا کیا اور اب پھر اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ کریم نے دوبارہ رحمت فرمائی اور بیٹا عطا کیا ہے۔ اللہ کریم جل شانہٗ آپ کے ادارہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے دِن دُگنی رات چوگنی رحمتیں برکتیں عطا فرمائے اور ہم جیسے لوگ مستفیض ہوتے رہیں۔

☆ **صوفی محمد یعقوب** صاحب نے مکتوب مذکور کے مطابق جس طریقہ مبارکہ پر عمل کیا اور خدا تعالیٰ نے بوسیلہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء انہیں پانچ بیٹیوں کے بعد یکے بعد دیگر دو بیٹے عطا فرمائے وہ وظیفہ درج ذیل ہے:۔

طریقہ مبارکہ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کی بیوی اُمید سے ہو اور اُس نے نیت کی کہ وہ بوقتِ پیدائش بچہ کا نام محمد رکھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے بیٹے عطا فرمائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جس کا اِرادہ ہو کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو، وہ بیوی کے حمل پر ہاتھ رکھے اور نیت کرے کہ اگر یہ حمل لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، پس وہ لڑکا پیدا ہوگا۔ (سیرت حلبیہ، ج ا ص ۷۹)

بعض بزرگوں کے بقول حمل پر خشک اُنگلی سے نام محمد لکھے اور وضع حمل تک چالیس بار یہ عمل کرلے۔ لیکن اُویسی غفرلہٗ کا تجربہ ہے کہ صرف ایک بار وضع حمل باوضو ہو کر خشک اُنگلی شہادت سے لکھنا چاہیئے۔ بے وضو ہو کر لکھنا بھی جائز ہے لیکن ادب کے خلاف ہے۔ حاملہ خود لکھے یا صرف شوہر لکھے یا پڑھی لکھی عورت لکھے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

چاند کی چھاؤں سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک واقعہ

کشف الاسرار میں ہے کہ چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ چاند کو خوب نورانی پیدا کیا گیا لیکن یہ اپنا نور دیکھ کر اِترایا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ ادا پسند نہ آئی۔ جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کے چہرے پر پَر مارے اور اِس سے نور چھین لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ چاند کی چھائیاں جبرایل علیہ السلام کے پر کا نشان ہے کیونکہ اس کا نور تو چھینا گیا لیکن نشانات باقی رہ گئے اور اس کی پیشانی کا نقش کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا۔ یہ نقش اللہ تعالیٰ نے ہی چاند کی پیشانی پر لکھوائے۔ (روح البیان)

انتباہ...... ماننے والوں کیلئے نوشتۂ دیوار بھی کافی ہے اور یہ حوالہ تو معتبر تفسیر روح البیان شریف کا ہے جو تفاسیر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ علمائے محققین کے نزدیک نہایت مستند و مدلل تفسیر ہے۔ ہاں کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس تفسیر میں خلش تھی فقیر نے اس کے ترجمہ فیوض الرحمٰن کے مقدمہ میں اُن کے تمام اعتراضات کا قلع قمع کیا ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

انگور پر لفظ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ ۸۰۷ھ یا ۸۰۹ھ میں ایک انگور کا دانہ پایا گیا، جس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا۔ اس پر قلم قدرت سے واضح طور پر کالے حروف میں محمد لکھا تھا۔

☆ ایک اور صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کے ایک گاؤں میں گلاب کا ایک پودا دیکھا جس کے پھولوں کا رنگ سیاہ تھا مگر بہت خوشبودار تھے۔ ان پھولوں کی ہر پنکھڑی پر سفید حرفوں میں یہ مبارک کلمہ لکھا ہوا تھا: لا الٰــــہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر ن الصدیق۔

☆ **لالہ موسیٰ**...... آج سے دو سال قبل جامع مسجد سیدہ گول لالہ موسیٰ کے صحن میں سنگِ مرمر کا پتھر لگایا گیا تھا تین چار دن ہوئے اچانک ایک پتھر پر لفظ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قدرتی طور پر لکھا ہوا ظاہر ہوا۔ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قدرتی خوشبو ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نامِ نامی زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ لوگ زیارت کیلئے سینکڑوں کی تعداد میں آ رہے ہیں ہم نے وہ پتھر صحن سے نکال کر مسجد کے درمیانی دروازہ پر بلند جگہ نصب کر دیا ہے۔

(مفتی غلام رسول، خادم جامعہ عربیہ محمدیہ لالہ موسیٰ ۔ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ، شوال ۱۴۰۳ھ)

☆ **تحصیل نوشہرہ پشاور**.......ایک شخص نے گزشتہ روز قدرتِ خداوندی کا ایک خیر العقول کرشمہ دیکھا۔ انہیں اتفاق سے درخت کی ایک ٹہنی ملی ہے جس پر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام محمد کندہ ہے وہ علاقہ نظام پور گاؤں اندری روڈ پر جا رہے تھے کہ راستے میں انہوں نے پھولوں کا ایک گلدستہ بنانا شروع کر دیا، مختلف جگہوں سے پھول توڑے اور وہ سفیدے کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر اس گلدستے میں شامل کرنے لگے تو ٹہنی کے ایک پتے پر محمد نام لکھا ہوا پایا۔ جسے وہ روزنامہ مشرق کے دفتر لائے اس ٹہنی پر صاف طور پر نام پڑھا جاتا تھا۔ مشرق میں اس کی تصویر بھی بنائی گئی۔ (روزنامہ مشرق پشاور ۔ اتوار ۱۷ اپریل ۱۹۸۳ء)

☆ فیصل آباد محلہ نگہبان پورہ بلاک بی کے ایک پینٹر غلام مرتضیٰ کے ہاں ایک عجیب وغریب خارق عادت چیز دیکھنے میں آئی ہے۔ پکانے کیلئے گھر میں لائے گئے بینگنوں میں سے جب ایک بینگن کاٹا گیا تو اس کے اندر نہایت واضح صورت میں **یا اللہ یا محمد** کے الفاظ لکھے ہوئے پائے گئے، جسے علاقہ بھر کے لوگوں نے دیکھا۔ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ قدرت اپنے اس قسم کے کرشمے لوگوں کو گاہے بگاہے اس لئے دکھا رہی ہے کہ وہ اس مادی دنیا کی رعنائیوں میں کھو جانے کی بجائے اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کی طرف توجہ دے کر فلاحِ دارین کے مستحق ٹھہریں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۔ ۴ اگست)

☆ **نواب شاہ**.......۹ مئی گزشتہ بدھ کی رات کو نواب شاہ کے قریب آسمان پر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک ضیاء بار نظر آیا۔ غروبِ آفتاب کے کافی دیر بعد مغرب کی طرف آسمان پر تیز روشنی کی شعاعیں نظر آئیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمد میں تبدیل ہوگئیں۔ یہ ایمان افروز نظارہ کوئی بیس منٹ تک قائم رہا اور نواب شاہ، ٹنڈو محمد خان، پڈعیان دوڑ، بدین اور دوسرے کئی مقامات پر ہزاروں افراد نے قدرت کا یہ اعجاز دیکھا اور بہت سے لوگوں کی آنکھیں فرحت محبت سے پُرنم ہوگئیں۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۔ ۱۰ مئی ۷۶ء)

بکری پر یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء کے روزنامہ امروز میں تحریر تھا کہ مسمی عبدالستار جو کہ چک نمبر L-15/11 میانچوں میں رہتا ہے۔ حال ہی میں اس کی بکری نے ایک بچہ دیا ہے جس کے جسم پر سفید بالوں سے قدرتی طور پر محمد لکھا ہوا ہے۔ لوگ دُور دراز سے اس میمنہ (یعنی بکری کے بچے) کو دیکھنے کیلئے آ رہے ہیں۔

نامِ محمّد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

جناب خالد محمود نے ملک مالا سے ایک اخبار کا تراشہ ارسال کیا ہے جس کے مطابق کوہاٹ کے علاقہ چکر کوٹ بہزادی میں واقع لوئر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر نیاز محمد خٹک نے گزشتہ دِنوں بازار سے ایک گرما خریدا، جس کی چھال پر محمد درج ہے۔ معلوم ہوا کہ ہے کہ نیاز محمد خٹک گرما خرید کر جب گھر میں اسے کاٹ کر کھانے لگے تو ان کے حصہ میں گرما کا جو ٹکڑا ہاتھ آیا تو وہ یہ دیکھ کر سبحان اللہ کہتے ہوئے ششدر رہ گئے کہ گرما کی چھال پر قدرتی طور پر محمد کندہ تھا۔ گرما کے اس ٹکڑے کو متعدد افراد نے دیکھا ہے۔

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) (ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ ۔ ذیقعد ۱۴۰۰ھ)

وہمیوں کا رَدّ

ہر دَور میں وہمی لوگ گزرے ہیں ہمارے دور میں زیادہ ہیں اور کہلاتے ہیں بڑے علماء۔ اُنہیں اس سے انکار ہے تو فقیر ایسے منکرین کیلئے عرض کرتا ہے:۔

معجزہ کا اظہار منکروں کا انکار

یہ تو تمام مسلمان جانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اعلانِ نبوت فرمایا۔ سعادت مند انسان صدائے لبیک دیتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، مگر بد بختوں نے اللہ وحدہٗ کی پرستش سے انکار کر دیا۔ جہاں پر آپ نے اپنی امانت داری سچائی جملہ اوصاف حمیدہ کی مکمل تصویر بن کر خالق کائنات کی اِطاعت کی طرف بلایا، وہاں اپنے خداداد معجزات کے ذریعے بھی مخلوق کی رہنمائی کا سامان کیا۔ لیکن ازلی بدبختوں نے معجزات کو دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی کو نہ چھوڑا اور اپنی ناپاک کوششوں سے اسلام اور بانیٔ اسلام (علیہ السلام) کو زِک پہنچانے کی سعی لاحاصل کرتے رہے۔ ابولہب کی کھلی عداوتوں کے باوجود چراغ مصطفوی فروزاں رہا اور اللہ تعالٰی واللہ متم نورہٖ کی شعاؤں سے جہان منور فرماتا رہا ؎

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

و رفعنا لك ذكرك کی شعاؤں سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذکر کی رفعتیں اندر ہی اندر جلاتی رہیں۔ اس منظر کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا ؎

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ایسے ہی ہمارے دور میں ہو رہا ہے۔

فافهم و تدبر ولا تك من الوهابين

پس سمجھ اور غور کر اور وہابیوں میں سے نہ ہو جا۔

بکرے پر یا محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۱/ اکتوبر ۱۹۶۴ء کوکوہستان اور نوائے وقت کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ منٹگمری (موجودہ ساہیوال) سے چھ میل دور پاکپتن روڈ پر واقع چک نمبر 980/9-L میں ایک شخص غلام محمد تارڑ کی بکری نے ایک بچہ دیا ہے جس کی کمر کے دائیں طرف پیٹ پر یا محمد قدرتی طور پر لکھا ہوا ہے۔ بکری کے اس بچے کا رنگ سیاہ ہے اور یا محمد سفید بالوں سے لکھا ہوا ہے جو صاف نظر آتا ہے۔ اس کرشمۂ قدرت کو ہزاروں آدمیوں نے دیکھا اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

منکرین دورِ حاضرہ

جونہی یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی اور قدرت نے اِس طرح سے مسلمانوں کو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر و شان کی طرف متوجہ کیا اور فرزندانِ کُفر وشرک سے کہا ہے کہ وہ مسلمانوں میں یا رسول اللہ، یا محمد کہنے پر کفر وشرک کے فتوے لگانے سے باز آجائیں لیکن اس کے باوجود نوائے وقت میں کسی شخص کا انکار ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمانوں کی تو ہم پرستی پر محمول کیا ہے۔ ایک عالم (اَب اس عالم دین کا وصال ہوگیا۔ رفع اللہ درجاتہ ۔اُویسی غفرلہٗ) لکھتے ہیں کہ میں صوفی محمد یعقوب اور محمد یوسف کو ہمراہ لے کر اس چک میں پہنچا جہاں ایک بلند بخت گھر میں رسول اکرم، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معجزہ مبارک ظہور پذیر ہوا۔ منٹگمری (ساہیوال) سے لے کر چک نمبر 980/9-L تک مشتاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیدائیوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ جس میں ہر طبقے کے مرد و زن کاروں، تانگوں اور سائیکل سوار اور اس کے علاوہ پیدل بھی بے حساب تھے۔ کسی کے ساتھ سوار ہوکر اور پیدل ایمان تازہ کرنے کیلئے شوق میں کھچے چلے جا رہے تھے۔ عقیدت مند لوگ اس میمنی پر قدرتی لکھے ہوئے اسم یا محمد کے ساتھ اظہارِ عقیدت کر رہے تھے۔ فقیر نے اس سیاہ میمنی پر سفید بالوں سے قدرتی طور پر منقوش اسم مبارک یا محمد کو بار بار دیکھا۔ خالی الذہن ہوکر ایمانی نگاہوں سے دیکھا، پر نگاہ کی جس طرح آفتاب نصف النہار سے ہٹ دھرم کیلئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اس طرح اس میمنی کے پہلو پر یا محمد اسم مبارک نقش ہونے سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں دیکھی۔ نہایت ہی خوبصورت الفاظ میں اسم مبارک یا محمد مرقوم ہے۔ اسے بوسہ دیا، سینے سے لگایا۔ دوسرے لوگوں نے بھی قدرت کے اس کرشمے کو اپنی آنکھوں سے مع رفقاء مشاہدہ کرنے کے بعد بوسہ دیا۔

اِس غلام محمد کی بکری کے بچے کے پہلو پر اِدھر قدرت یا محمد نقش کرتی ہے، اُدھر اس کا مالک اتباع مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائن پر آجاتا ہے۔ یہ معجزہ سے کم نہیں۔ الحمد للہ یہ ان ہاتھوں کا لکھا ہوا نہیں تھا جس کو گستاخِ رسول کے لکھنے سے روکا جائے یا افسروں کے ذریعے سے قانون کی کسی دفعہ کی زد میں لاکر ان کو کُچلا جاسکے۔ بلکہ یہ ان ہاتھوں نے لکھا ہے جن کے قبضے میں جن وانس، مِلک ومُلک، حکام ورعایا، شریر وشریف، عشاقِ رسول اور منافقین سب ہیں۔ جو ہاتھ بیدہٖ کل شیٍٔ کی شان

رکھتے ہیں۔ جس شخص کا دِل مُردہ نہیں ہوا وہ جس شخص کا بخت ہمیشہ کی نیند سو نہیں گیا۔ جس شخص کے دِل پر مہرِ جباریّت ابھی نہیں لگی اس کیلئے یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اس خدائی چرچے کا کافی سامان ہے۔ اب بھی وہ حق کو سینے سے لگالے اور دل میں جگہ دے کر اس گروہ میں شامل ہو جائے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

الا انّ حزب اللہ هم المفلحون .... و ان جندنا لهم الغالبون

از...... ابوالفیض محمد عبدالکریم چشتی مدرسہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

نکتہ...... حضرت مولانا حشمت علی بریلوی مرحوم نے لکھا کہ اشیائے علوی و سفلی پر نام نامی واسم گرامی کا منقوش ہونا دلیل اس امر کی ہے کہ یہ سب چیزیں مِلک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اُن کے ربّ جل وعلا نے اپنے پیارے محبوب کو ان سب کا مالک ومختار بنایا جسے چاہیں دیں سے جو چاہے نہ دیں۔ اللّٰہ معطی و أنا قاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (نضرۃ)

فائدہ...... حضرت مولانا حشمت علی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مرحوم کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے:۔

☆ حدیث شریف میں ہے:

ان لی وزیرین من اهل السماء و زیرین من اهل الارض فوزیرائی من اهل السماء جبرئیل و میکائیل و زیرائی من اهل الارض ابو بکر و عمر رواه الحاکم عن ابی سعید و الحکیم عن ابی عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه۔

☆ دوسری حدیث شریف میں ہے:

ان لکل نبی وزیرین و وزیرائی و صاحبائی ابو بکر و عمر رواه ابن عساکر عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه۔

فائدہ...... ظاہر ہے کہ وزیر بادشاہ کے ہوتے ہیں۔ ہم تم اگر کہہ دیں کہ ہمارے وزیر بھی ہیں ہمیں کون پوچھتا ہے اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً کل کائنات کے شہنشاہ ہیں کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کُل کائنات کا علی الاطلاق رسول بنایا ہے۔ کما قال علیہ السلام اُرسلت الی الخلق کافۃ۔

اس موضوع کو سمجھنے کیلئے سیّدنا اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف لطیف **فقہ شہنشاہ اور سلطنت مصطفیٰ** کا مطالعہ کیجئے۔

مُلاّ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جامع تقریر

فرماتے ہیں کہ واقعاتِ مذکورہ پر گمان ہرگز نہ کی جیو کہ یہ جزئیات نہیں ہیں بلکہ ہمارے حضور شافع یوم النشور علیہ السلام کا اسم گرامی ہر ہر ذرّہ میں اپنے ربّ کے اسم پاک کے ساتھ لکھا ہوا ہے جس کو کشف حاصل ہے وہ دیکھ لیتا ہے۔ آنکھوں سے اس کا ہر وقت مشاہدہ کرتا ہے مگر چونکہ یہ بے چارہ اس کا اہل نہیں اِس لئے اس سے یہ راز مخفی ہے۔ اس کی دلیل قرآن حکیم کی آیت ہے۔ مولیٰ عزّ وجل اپنے حبیب کریم علیہ السلام کو فرماتا ہے و رفعنا لك ذكرك اے حبیب کریم! ہم نے آپ کے ذکر پاک کو بلند کیا۔ یعنی ہم نے ہر شے میں ملک وفلک زمین وآسمان عرش وفرش حجر وشجر کی ہر شے کے اندر آپ کے ذکر کو رکھا، ہاں اکثر لوگ اس کے مشاہدہ سے بے خبر ہیں۔

چند سطروں کے بعد یہی مُلاّ علی قاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

و ربما يقال ان اسمه سبحانه' و تعالیٰ و رفعنالك ذكرك اى جعلنا ذكرنا معك فى كل شیٔ ملك و فلك و بناء و سماء فرش و عرش و حجر و شجر و ثمر و نحو ذلك و لكن اكثر الخلق لا يبصرون تصويرهم و نظير قوله' تعالیٰ و ان من شیٔ الا يسبح بحمده و لكن لا يفقهون تسبيحهم

ترجمہ اوپر لکھا گیا ہے۔ (شرح شفا للملا علی قاری، ج۲ ص۴۲۸)

کسی نے کیا خوب لکھا ہے ؎

مرغوب ہے کیا صلے علیٰ نامِ محمد — آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نامِ محمد
اللہ ری رفعت کہ سرِ عرش خدا نے — اپنے یدِ قدرت سے لکھا نامِ محمد
ہر حور کے سینہ پر ہر اِک شئے پر جنان کی — ہے قدرتِ خالق سے کھُدا نامِ محمد
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگہ میں — کس شان سے منقوش ہوا نامِ محمد
تکبیر میں کلموں میں نمازوں میں اذان میں — ہے نامِ الٰہی سے ملا نامِ محمد
دِن حشر کے جنت میں وہ جائے گا بلا ریب — تعظیم سے یہاں جس نے لیا نامِ محمد

﴿ جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ﴾

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۹ ذیقعد ۱۴۲۸ھ

پیغامِ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دُور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربّ العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف،ص۳ ۔ از مولانا حسنین رضا)